اس سے زیادہ اور کیا شوخیِ کفشِ پا کہوں
بجلی سی اک چمک گئی میرے سرِ نیاز میں

جگرؔ کا شعر ہے:

ہجوم تجلی سے معمور ہوکر
نظر رہ گئی شعلۂ طور ہوکر

پہلے مصرع میں ''ہجوم تجلی'' غلط ہے۔ ہجوم کے لئے جمع کا ہونا ضروری ہے۔ افکار کا ہجوم، مسرتوں کا ہجوم کہتے ہیں۔ واحد کے لئے ہجوم نہیں کہتے۔ گھر میں روشنی کا ہجوم، دریا میں پانی کا ہجوم غلط ہے۔ اس کے لئے شدت ووفور کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہاں بھی اگر ''ہجوم'' کی جگہ ''وفور'' ہوتا تو صحیح ہوتا۔ دوسرے مصرع میں نظر کے شعلہ بن جانے کا کوئی مفہوم نہیں۔ کسی چیز کا شعلہ بن جانا کنایہ ہے، اس کے جل جانے سے جس کی دلالت ہے۔ فنا ہوجانا، نگاہ کے شعلہ بن جانے کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نگاہ جل گئی اور بصارت زائل ہوگئی۔ ہاں! شاعری میں دل اس سے مستثنیٰ ہے۔ وہ جل کے زندۂ جاوید ہوجاتا ہے۔ اگر اس کو شعلۂ طور کہا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ صفائے باطن بڑھ گئی، بصیرت زیادہ ہوگئی اور کمالِ معرفت حاصل ہوگیا۔ جگرؔ صاحب نظر کے شعلۂ طور بن جانے سے کیا کہنا چاہتے ہیں، کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ کہنا بھی نہیں چاہتے تھے مجموعہ کی مناسبت سے ایک شعر لکھنے کو جی چاہا، وہ کہہ دیا۔ مجموعہ کا نام ''شعلۂ طور'' شعر میں آگیا، کام پورا ہوگیا۔

یہ اصلاحیں شمسؔ صاحب کی کتاب ''شعور وشاعری'' اور دوسرے مضامین سے نقل کی گئی ہیں، جن سے تصرفِ الفاظ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، شاعری کی گتھیاں سلجھتی ہیں، سخن فہمی کے گر معلوم ہوتے ہیں، اہلِ ذوق کے لئے شعر کے معائب ومحاسن معلوم ہوتے ہیں اور سخن فہمی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ بلاشبہ اہلِ ذوق کے لئے خضرِ راہ اور مشعلِ راہ ہیں۔

مباہلہ

ندیؔ الہندی

دو جواں اک پیر اور دو ساتھ بچے آگئے
اہلِ نجراں آؤ دیکھو لوگ اچھے آگئے
اس لئے باطل نے خود ہی ہار اپنی مان لی
جتنے سچ میں بچوں میں تھے سب سے سچے آگئے

❁

ہیں نصاریٰ کے مقابل باحشم گنتی کے پانچ
خود کو لے کر آج ہیں شاہ امم گنتی کے پانچ
ان سے بہتر صفحۂ گیتی پہ سچے ہی نہیں
آگئے میدان میں ہوکر بہم گنتی کے پانچ
کثرتِ اعدا کو عزمِ پنجتنؑ کا ہے پیام
جھوٹ سے لڑنے کو بس کافی ہیں ہم گنتی کے پانچ

❁

وہ مسیحیوں سے مباہلہ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ہمیں یاد سب ہے ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
معِ ہر دو نواسگانِ خود معِ مرتضیٰ معِ فاطمہؑ
وہ نکلنا گھر سے رسولؐ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
تھے جو رہنمائے مسیحیاں نظر آیا ان کو عجب سماں
جو تھے بھولے یاد سب آگیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو کل تلک تھے بھرے بھرے نظر آرہے ہیں بھلے بھلے
وہ شکست خود ہی سے ماننا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
سرِ پُرغرور جھکے ہوئے جو تے ہر مسیحیٔ وقت کے
تھا ثبوتِ عظمتِ مصطفےؐ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ہے ندیؔ کی شاعری عشق کی ہے ندیٰ کی شاعری فکر کی
اُسے یا دا پنا سخن رہا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

❁